نمائندے پوری قوم پر مسلط ہوتے ہیں وہ ظاہر ہے کہ کس کماش اور کس کردار کے لوگ ہونگے۔ اسلئے جس حلقہ میں کوئی بھی امیدوار قابل اور نیک معلوم ہو اسے ووٹ دینے سے گریز کرنا بھی شرعی حرام اور پوری قوم وملت پر ظلم کا مترادف ہے۔ اور اگر کسی حلقہ میں کوئی بھی امیدوار صحیح معنیٰ میں قابل اور دیانتدار نہ ہو مگر ان میں سے کوئی ایک صلاحیت کار اور خدا ترسی کے اصول پر دوسروں کی نسبت غنیمت ہو تو تقلیل شر اور تقلیل ظلم کی نیت سے اسکو بھی ووٹ دے دینا جائز بلکہ مستحسن ہے۔ مختصر یہ کہ انتخابات میں ووٹ کی شرعی حیثیت کم از کم ایک شہادت کی ہے جسکا چھپانا بھی حرام ہے اور اسمیں جھوٹ بولنا بھی حرام اور اس پر کوئی معاوضہ لینا بھی حرام اسمیں محض ایک سیاسی ہار جیت اور دنیا کا کھیل سمجھنا بڑی بھاری غلطی ہے۔ آپ جس امیدوار کو ووٹ دیتے ہیں شرعاً آپ اسکی گواہی دیتے ہیں کہ یہ شخص اپنے نظریے اور علم وعمل اور دیانتداری کی رو سے اس کام کا اہل اور دوسرے امیدواروں سے بہتر ہے۔ جس کام کیلئے یہ انتخابات ہو رہے ہیں اس حقیقت کو سامنے رکھیں اور اس سے مندرجہ ذیل نتائج برآمد ہوتے ہیں۔

۱۔ آپ کے ووٹ اور شہادت کے ذریعے جو نمائندہ کسی اسمبلی میں پہنچے گا وہ اس سلسلہ میں جتنے اچھے یا برے اقدامات کرے گا انکی ذمہ داری آپ پر عائد ہوگی آپ بھی اسکے ثواب یا عذاب میں برابر شریک ہونگے۔

۲۔ اس معاملہ میں یہ بات خاص طور پر یاد رکھنے کی ہے کہ شخصی معاملات میں کوئی غلطی بھی ہو جائے تو اسکا اثر بھی شخصی اور محدود ہوتا ہے ثواب بھی عذاب بھی محدود۔ قومی اور ملکی معاملات سے پوری قوم متاثر ہوتی ہے۔

۳۔ سچی شہادت کا چھپانا از روئے قرآن حرام ہے اس لئے آپکے حلقہ انتخاب میں اگر کوئی صحیح نظریہ کا حامل اور دیانتدار نمائندہ کھڑا ہے تو اسکو ووٹ دینے میں کوتاہی کرنا گناہ کبیرہ ہے۔

۴۔ جو امیدوار نظریہ اسلامی کے خلاف کوئی نظریہ رکھتا ہے اسکو ووٹ دینا ایک جھوٹی شہادت ہے جو گناہ کبیرہ ہے

۵۔ ووٹ کو پیسوں کے معاوضے میں دینا بدترین قسم کی رشوت ہے اور چند ٹکوں کی خاطر اسلام اور ملک سے بغاوت ہے۔ دوسروں کی دنیا سنوارنے کیلئے اپنا دین قربان کر دینا کتنے ہی مال و دولت کے بدلے میں ہو کوئی دانشمندی نہیں ہوسکتی۔ رسول پاک ﷺ نے فرمایا ہے کہ وہ شخص سب سے زیادہ خسارے میں ہے جو دوسرے کی دنیا کیلئے اپنا دین کھو بیٹھے۔

انتخاب وترتیب ابو معاویہ عاصم حقانی مدرس نجم المدارس کلاچی ۔ ماخذ انتخابات میں ووٹ ووٹر اور امیدوار کی شرعی حیثیت سلسلہ نمبر 887 از مفتی محمد شفیع " صدیقی ٹرسٹ کراچی۔

❁ ❁ ❁ ❁

خط و کتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے

عنایت اللہ گوہاٹی

افغانستان میں اتحادی افواج کی شکست اور ہلاکتیں!!!

دو ہزار ایک میں افغانستان پر امریکی، اتحادی اور نیٹو افواج کے اندھا دھند اور تباہ کن حملے کے بعد اب تک 3171 سے زائد صلیبی فوجی طالبان کے ہاتھوں ہلاک ہو چکے ہیں۔ گو کہ یہ تعداد اصل تعداد سے کئی گنا کم ہوگی کیونکہ دنیا بھر کے فوجی کبھی بھی اپنے ہلاک شدگان کی اصل اور صحیح تعداد نہیں بتاتے۔ تاہم ہلاک شدگان فوجیوں میں سب سے زیادہ تعداد امریکہ کی ہے۔ طالبان کے ہاتھوں مارے جانے والے ان امریکی فوجیوں کی تعداد 2084 ہے۔ دیگر ممالک کی ہلاک شدگان فوجیوں میں برطانیہ کے 440، کینیڈا کے 158، فرانس کے 88، جرمنی کے 56، اٹلی کے 52، ڈنمارک کے 43، آسٹریلیا کے 39، پولینڈ کے 38، سپین کے 36، نیدرلینڈز کے 25، رومانیہ کے 20، جارجیا کے 19، ترکی کے 14، نیوزی لینڈ کے 10، ایسٹونیا کے 9، ہنگری کے 7، سویڈن کے 5، چیک ریپبلک کے 5، لیٹویا کے 3، فن لینڈ کے 2، پرتگال کے 2، جنوبی کوریا کے 2، البانیہ کا 1، بیلجیم کا 1 اور لیتھوانیا کا بھی 1 فوجی شامل ہے۔

ان بدترین ہلاکتوں کے علاوہ ناجائز قابض صلیبی زخمی فوجیوں کی تعداد بھی ہزاروں میں ہے۔ اگرچہ اس جنگ میں برطانیہ کے چار سو چالیس فوجی مارے جا چکے ہیں لیکن مذکورہ ہلاکتوں کے علاوہ برطانیہ کے 2055 فوجی میدان جنگ میں زخمی ہوئے جبکہ دیگر 4226 فوجی بیمار ہوئے یا میدان جنگ کے باہر دیگر وجوہات کی وجہ سے زخمی ہوئے۔ کینیڈا کے ایک سو اٹھاون فوجی مارے گئے۔ جبکہ ان کے 2047 فوجی میدان جنگ میں یا دیگر حادثات کی وجہ سے زخمی ہوئے۔ فوجیوں کے زخمی ہونے کے لحاظ سے بھی امریکہ سرفہرست رہا ہے۔ دو ہزار چوراسی فوجیوں کی ہلاکتوں کے علاوہ امریکہ کے 18188 فوجی میدان جنگ میں طالبان کے ہاتھوں شدید زخمی ہوئے ہیں۔ موجودہ دور کے میدان جنگ کے زخمی فوجی اکثر و بیشتر عمر بھر کے لئے ناکارہ ہوتے ہیں اور کسی کام کاج کے نہیں رہتے۔ افغان جنگ کے ردعمل کے طور پر نہ صرف افغانستان بلکہ افغانستان کے باہر بھی اتحادی افواج کی ہلاکتیں ہوئی ہیں۔ جن میں سپین کے 62، امریکہ ہی کے 33 جبکہ کینیڈا کا ایک فوجی شامل ہے۔ اتحادی افواج کے علاوہ افغان نیشنل آرمی کے ہزاروں فوجی، افغان انٹیلیجنس کے اہلکار اور کرزئی کے غدار حکومت کے ان گنت لوگ، طالبان

کے ہاتھوں ذلت آمیز موت مر چکے ہیں۔گذشتہ سال دو ہزار بارہ افغان نیشنل آرمی کے لئے بدترین سال رہا جس میں 1000 سے زائد افغان نیشنل آرمی کے اہلکار طالبان کے ہاتھوں مارے گئے۔کرزئی جیسے بد نام زمانہ غدار پختون امریکہ کے غلام نہ بنتے تو کب تک امریکہ افغانستان سے نکل چکا ہوتا۔

جہاں تک افغانستان میں اتحادی افواج کے اعداد وشمار کا سوال ہے تو اس وقت ایساف کے نیٹو کے سربراہی میں کل 49 ممالک کے 102011 فوجی تعینات ہیں۔جن میں سب سے زیادہ امریکہ کے 68000، برطانیہ کے 9500،ترکی کے 998،سپین کے 1606، پولینڈ کے 1770،نیدرلینڈ کے 500،اٹلی کے 4000، ہنگری کے 582، جرمنی کے 4318،فرانس کے 543، ڈنمارک کے 567،کنیڈا کے 950 اور بلغاریہ کے 581 فوجی شامل ہیں۔جبکہ دیگر ممالک کی اس کی نسبت کم تعداد میں فوجی تعینات ہیں۔

یہ بات حیران کن ہے کہ گو افغان جنگ کے پہلے پانچ سال میں زیادہ تر ہلاکتیں امریکی افواج کی ہوئیں۔مگر دو ہزار چھ اور دو ہزار گیارہ کے درمیان دیگر ممالک کی فوجیوں کی ہلاکتوں میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہوا کیونکہ دو ہزار چھ میں ایساف نے اپنے دائرہ اختیار میں افغانستان کے جنوبی علاقوں تک توسیع کردی۔جبکہ قبل ازیں یہ علاقہ امریکی فوج کے براہ راست کنٹرول میں تھا۔ہلاکتوں کے لحاظ سے سال دو ہزار دس اتحادی افواج کیلئے دو ہزار ایک کے بعد انتہائی خونی اور قاتل سال رہا۔دو ہزار نو میں صلیبی افواج پر 7228 حملے ہوئے جو کہ 2008 میں طالبان کی طرف سے امریکی و صلیبی افواج پر ہونے والے حملوں سے ایک سو بیس فیصد زیادہ تھے۔دو ہزار نو میں پانچ سو بارہ اتحادی افواج مارے گئے۔دو ہزار دس میں دھماکہ خیز مواد سے ہلاک ہونے والے حملوں سے 3366 فوجی زخمی ہوئے جبکہ سات سو گیارہ غیر ملکی فوجی مارے گئے۔جو کہ اس سے پچھلے سال کی نسبت باسٹھ فیصد زیادہ تھے۔سال دو ہزار بارہ میں 405 صلیبی فوجی مارے گئے۔

امریکہ و اتحادی افواج کو صرف جانی نقصان ہی نہیں بلکہ مالی نقصان بھی بہت حد تک پہنچ چکا ہے۔افغانستان اور عراق کی جنگوں نے امریکہ کی بنیادیں ہلا کر اس کی معیشت کا جنازہ اٹھا کر اسے تباہی کے کنارے لاکھڑا کر دیا ہے۔امریکہ کے بینکس اور اہم مالیاتی ادارے ڈیفالٹ کر گئے ہیں۔جبکہ امریکہ میں غربت اور بے روزگاری بڑھی ہے۔ایک تحقیقی ادارے کے مطابق امریکہ نے دو ہزار ایک کے بعد افغان جنگ میں 614,962,116,243 ڈالر (تقریباً چھ سو پندرہ ارب ڈالر)، جبکہ عراق جنگ میں 811,391,235,157 ڈالر (تقریباً آٹھ سو پندرہ ارب ڈالر) جھونک دیئے ہیں۔لیکن نتیجہ واضح ہے کہ بے سروسامان اور بھوکے ننگے افغان طالبان آج امریکہ، نیٹو اور دنیا بھر کے صلیبیوں کو بدترین شکست دے رہا ہے۔حیرت انگیز طور پر نیٹو اپنی تاریخ (بقیہ صفحہ ۵۵ پر)

مولانا حبیب اللہ حقانی

دیوبند سے واپسی

(آزادیٔ پاکستان کے گمنام مجاہد کا سفرنامہ)

شیخ الحدیث مولانا مطلع الانوار صاحب (فاضل دیوبند، تلمیذِ شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ) کا تعلق صوبہ خیبر پختونخواہ کے مردم خیز علاقہ چارسدہ کے گاؤں کوٹ ترناب سے ہے۔ حضرت کی عمر مبارک اس وقت تقریباً ۹۳ سال ہے، ابتدائی تعلیم وتربیت علاقہ ہی میں حاصل کی۔ تحصیل علم کیلئے دور دراز کے اسفار بھی کئے۔ آخر کار 1944ء میں برصغیر پاک وہند کی عظیم اسلامی یونیورسٹی دارالعلوم دیوبند زاداللہ شرفہا تشریف لے گئے۔

دارالعلوم دیوبند میں داخلہ اور امتحان: حضرت شیخ مدظلہ دارالعلوم دیوبند میں داخلے کے مراحل کا بیان خود فرماتے ہیں ''داخلہ کا امتحان زبان (اردو) سے ناواقفیت اور امتحان سے ناآشنائی کی وجہ سے بہت کٹھن تھا، چونکہ یہاں سرحد وپنجاب میں جتنی کتابیں پڑھیں تھیں۔ ممتحن حضرت مولانا بشیر احمد خان گھلاویؒ تھے۔ مختصر المعانی کی عبارت میں نے پڑھی اور ٹوٹی پھوٹی اردو میں جو کچھ کہہ سکتا تھا کہا، امتحان میں اللہ تعالیٰ نے کامیابی عطا فرمائی۔ پچاس میں سے پینتالیس نمبر حاصل کئے''۔

عرصہ قیام دیوبند اور آزادی پاکستان: حضرت شیخ پھر پانچ سال تک دارالعلوم دیوبند ہی میں پڑھتے رہے، قیام پاکستان سے قبل اور بعد کے آنکھوں دیکھا حال اور اپنی دیوبند سے واپسی کا سفرنامہ خود بیان فرماتے ہیں۔

''1946ء کے اختتام پر اکثر طالب علم ساتھی دارالعلوم دیوبند سے واپس آرہے تھے، وہ مجھے بھی ساتھ لانے پر مصر تھے، مگر میں نے صاف کہا کہ میں اس دفعہ نہیں جاؤں گا، آخر کار ساتھیوں نے تنگ کرنا شروع کیا کوئی کہتا کہ ''میرا بستر ساتھ رکھو'' کوئی کہتا کہ ''صندوق کا خیال رکھنا'' کسی نے چارپائی حوالہ کی غرض جتنا بھی سامان ان کو ملا، سارا کا سارا لاکر میرے کمرے میں ڈھیر لگایا، میں نے سب کچھ قبول کیا مگر جانے پر ہرگز تیار نہ ہوا، وہ دور جلسوں اور جلوسوں کا تھا، ہر طرف ہنگامے ہو رہے تھے۔ رمضان المبارک کا مہینہ تھا اور جمعے کا دن تھا، میں مسجد کے سیڑھیوں سے نیچے آرہا تھا کہ اچانک ایک بنگالی طالب علم نے آواز دی، میں ٹھہرا وہ پاس آیا تو اس نے پاکستان بننے کا مژدہ سنایا کہ رات کو پاکستان بننے کا اعلان ہوا ہے۔ اس وقت ہمارے ساتھ ریڈیو، اخبار وغیرہ تھے ہی نہیں

کہ حالات سے باخبر ہوتے۔ میں باہر نکلا اور حضرت شیخ ؒ (شیخ العرب والعجم مولانا حسین احمد مدنی ؒ) کے مکان پر حاضر ہوا، اور ان سے تصدیق کرائی کہ واقعی پاکستان آزاد ہوگیا ہے۔ حضرت شیخ ؒ نے فرمایا: ''ہاں رات کو پاکستان آزاد ہوگیا''

پٹھانوں کے اوصاف: حضرت شیخ مدنی ؒ پٹھانوں سے بہت زیادہ محبت اور شفقت کا معاملہ فرماتے اور اکثر فرماتے'' کہ پٹھان مجھے اس لئے پسند ہے کہ ان میں عربوں کی صفات ہیں، یہ لوگ مہمان نواز، بہادر، شجاع اور غیرتمند ہیں'' ہم لوگ وہاں سے حضرت شیخ کے بیانات' پشاور کے اخبارات کو بھیجتے اور وہ یہاں شائع ہوتے' اسی طرح جمعیت علمائے ہند کا پیغام سرحد پہنچ جاتا۔

آزادی کے بعد فسادات: اس کے بعد جو فسادات شروع ہوگئے اس کا تصور بھی تن بدن پر آگ لگا تا ہے، ہندوؤں اور سکھوں نے مسلمانوں پر جو ظلم وستم کے پہاڑ ڈھائے وہ تاریخ کے سیاہ ترین اوراق کا حصہ ہے۔ ہزاروں مسلمان شہید کردیئے گئے، خواتین کی بے عزتی اور بے حرمتی کی گئی، مسلمانوں کے پورے پورے قصبوں اور دیہاتوں، محلاتوں اور گھروں کو تباہ کردیا گیا، عورتیں اور لڑکیاں ہندو بنئے، اور سکھ لے گئے، انہی دنوں مسلمانوں کے ایک گاؤں والوں کو حکم دیا گیا کہ حفاظتی کیمپ کی طرف نکل جاؤ، رات کو ہندو اس گاؤں پر حملہ کریں گے، جب مسلمان گاؤں سے نکلے اور گاؤں خالی کیا گیا تو سب ایک میدان میں جمع ہوئے اچانک ان ظالموں نے حملہ کیا اور جتنے بھی مسلمان تھے سب کو شہید کرڈالا، جن میں ہزاروں، مرد، عورتیں، بوڑھے اور بچے شامل تھے، جب بھی وہ حالات یاد آتے ہیں تو بے اختیار رونا آتا ہے کہ پاکستان کے حصول کے لئے ہم نے کتنی قربانیاں دی ہیں۔

پاکستان کا مطلب کیا؟ اب کے حالات کو دیکھتا ہوں تو دل خون کے آنسو روتا ہے کہ جس مقصد کے لئے اس ملک کو حاصل کیا گیا تھا آج انہی اصول کو پامال کیا جارہا ہے اس وقت تو بچے، بوڑھے' جوان، غرض ہر عام وخاص کا یہی نعرہ تھا کہ پاکستان کا مطلب کیا؟ ''لا الہ الا اللہ'' آج کے امریکہ غلام حکمرانوں اور افسران نے شریعت بل، حسبہ بل کے اوراق پھاڑ کر اسمبلی اور عدالت سے باہر پھینکے، جس پر جتنا بھی ماتم کیا جائے کم ہے، کاش! ہمارے وہ اکابر زندہ ہوتے جنہوں نے پاکستان کے لئے اتنی قربانیاں دیں وہ آج اگر ان حکمرانوں کو دیکھتے تو شاید اپنی ان کاوشوں پر نادم ہوتے، کہ اچھا یہ وہ یہ ملک ہے جو مسلمانوں کے خون کی قربانیوں سے بنا ہے اور آج اسی ملک میں مسلمانوں ہی کا خون بہایا جارہا ہے۔

دارالعلوم کا حفاظتی دستہ: بہر حال! پھر وہاں کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم نے (دارالعلوم کے طلبہ نے) حزب اللہ کے نام سے ایک جماعت بنائی اور ضلع جھنگ کے ایک طالب علم کو اس کا سالار مقرر کیا، سالار کے